فرمانِ معصومؑ

المقصّرُ فی حقکم زاھقٌ

جو آلِ محمدؐ کے فضائل گھٹائے اُس کے اعمال باطل ہیں!

مرگ بر مقصّرین

"عجبت من قوم یتولونا ویجعلونا آئمة ولیصفون أن
طاعتنا مفترضة علیھم کطاعة رسول اللہ ثمّ یکسرون حجّتھم
ویخصمون انفسھم بضعف قلوبھم فینتقصونا حقّنا ولیعیبون ذلك
علیٰ من اعطاء اللہ برھان حق معرفتنا والتسلیم لامرنا۔"

(اُصولِ کافی) امام علی نقی علیہ السّلام

"مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو ہماری
محبّت کا دم بھرتے ہیں۔ ہمیں امام جانتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اطاعتِ
رسول کی طرح فرض بھی سمجھتے ہیں اور پھر ہماری امامت کے متعلق اپنی دلیلوں کو توڑ دیتے ہیں۔ اور ضعفِ
ایمان کی وجہ سے اپنے نفسوں سے جھگڑا کرتے ہیں اور ہمارے حق میں تقصیر کرنے لگ جاتے ہیں اور ان لوگوں
پر عیب لگاتے ہیں جنہیں خالق نے ہمارے حقِ معرفت کی دلیل عطا
فرمائی۔"

از رشحاتِ خامہ

مجاہدِ نوجوان مولانا ضیاء حسین ضیاءؔ خلف الرشید حضرت مبلغ اعظم قدس سرّہ

مہتمم جامعہ امام جعفر صادقؑ

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام

۹۹۔ای۔ بلاک نمبر ۷۔ گلشنِ اقبال، کراچی۔ (پاکستان)

درود بر شیعت — مرگ بر خالصیت

المقصر فی النار هوی

مقصر سیدھا جہنم کی آگ میں گرتا ہے۔ (فرمان امیرالمومنینؑ)

مرگ بر مقصرین

مقصرین کا تعارف اور ان کے عقائد فاسدہ پر ضربِ کاری
فتنۂ خالصیت کے سدِّباب کے لئے ایک مؤثر اور کارآمد

تحقیقی رسالہ

الأوحد
موقع الأوحد
Awhad.com

از رشحاتِ کلک
مولانا ضیاء حسین ضیاء خلف الرشید مبلغِ اعظمؒ

ناشر: جامعہ امام جعفر صادقؑ ای/۹۹ بلاک نمبر ۷ گلشن اقبال کراچی

تالیف :- مرگ بر مقصّرین
مؤلّف :- مولانا ضیاءِ حسین ضیاءؔ
بار :- اوّل
تعداد :- دو ہزار
طابع :- ڈاکٹر فدا حسین فداؔ فرزندِ مبلغِ اعظمؒ
ھدیہ :- درودِ بر محمدؐ و آلِ محمدؐ
ناشر :- جامعہ امام جعفر صادقؑ گلشنِ اقبال کراچی

* درس آلِ محمدؐ ۔ فیصل آباد
* درس گاہِ فاطمہ زہراؑ فیصل آباد
* جامعہ امام جعفر صادقؑ ۔ کراچی
* جامع الثقلین ۔ ملتان
عقائدِ صحیحہ کے علمبرداران اداروں کی اعانت آپ کا دینی ملّی فریضہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غرضِ تالیف رسالہ ہذا

حضرات مومنین! اِن دنوں مفسدین اور "گندم نما جو فروشوں" کے مکر و فریب کا بازار گرم ہے۔ باطل پرستی اور حق پوشی میں دلائل و براہین ان کے پاس وافر مقدار میں موجود ہے علماءِ حقّہ کی کردار کشی اور سوقیانہ حملے کرنے میں ان کو خاص ملکہ حاصل ہے عقائد کی جوان فصلوں کو درآمد شدہ غلیظ نظریات کی درانتیوں سے اس طرح بے خوف کاٹ رہے ہیں کہ توہینِ اہلبیتؑ اور فضائل ظاہریہ و باطنیہ میں تقصیر ہو رہی ہے ——

ایک وہابی بازی گر "خالصی" کے عشق میں جنون و دیوانگی کی نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ جدھر دیکھئے ہیں خالصیّت کی لیلیٰ رقصاں نظر آتی ہے۔ حال کے دعویٰ میں یہ لوگ بدحال ہو رہے ہیں مگر کیا مجال جو ان کے عشق کا بھوت اُترتا ہو ——

طرّہ یہ کہ اُن کی بدگوئی یہاں تک آ پہنچی ہے کہ مراجعِ عظام اور مجدّدین کرام جنہوں نے فضائل آلِ محمدؐ کے ظاہری اور باطنی گوشوں کو اُجاگر کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں، قوم کے یہ نام نہاد بہی خواہ ان کی خدمات کو سبوتاژ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان محترم شخصیتوں پر ناجواز قدغن اور کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں۔ جن کا حقیقت اور راستی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا حسن الحائری الاحقاقی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ جیسے محسنِ شیعیت مرجعِ عالی قدر سے متعلق ان کو بدگوئی کا صلہ تو عقاب کے درّوں سے آلِ محمدؐ کے دربار سے ملے گا ہی، لیکن اسی دنیا میں وہ ان روحانی پیشواؤں کے حق میں نازیبائی و ناروائی کا انجام چکھ لیں گے —— یہ وہی لوگ تو ہیں جن کے عقائد تازہ کا گوشوارہ رہبرِ انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ روح اللہ الخمینی مدظلّہ کے عقائد کے بھی خلاف ہے

اور دیگر مراجعِ عظام کے عقائد اور ان کے عقائدی افسانوں میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے ——— خدا معلوم عقائد مروّجہ چودہ صد سالہ کو مبدّل و محرّف کرکے یہ لوگ قوم کی کون سی خدمت کرنا چاہتے ہیں ———

فاتح المقصّرین حضرت مبلغِ اعظم مولانا محمد اسماعیل اعلی اللہ مقامہٗ کے جرأت مندانہ جہاد سے گھبرا کر، مناظرہ احمد پور سیال میں شکست کھا کر یہ لوگ کونوں کھدروں میں جا چھپے تھے۔ ان کی رحلت کے بعد ان گماشتوں اور گھر کے بھیدی چوروں نے عقائد کی فصیل کو نقب لگانے کی کوشش کی ہے۔ مگر قوم کے رکھوالے، عقائد کے پہریدار، ملتِ جعفریہ کی روحانی قدروں کے محافظ، ان کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیں گے۔

زیرِ نظر رسالہ میں راقم الحروف نے مقصّرین کی تاریخ، ان کا تعارف، عندالمعصومینؑ ان کا مقام واحترام، ان کے عقائدِ باطلہ اور اس گروہ کا انجام تحریر کر دیا ہے ———

میں ان آخری سطروں کے پیراگراف میں جہاں علماءِ حقّہ اور مومنین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ طائفہ مقصّرین جو کچّی نیند سے جاگا ہے اسے اپنے علم و یقین کی ضربِ کاری سے ہمیشہ کی نیند سلا دیں۔ وہاں میں ان دین کے جھوٹے دعویداروں کو تنبیہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی ان مفاسد کاریوں سے باز رہیں اور قوم میں تفرقہ اور اختلاف کا بیج نہ بوئیں ———

وگرنہ قوم شیعہ ایسے گماشتوں سے نپٹنا جانتی ہے۔ درس آلِ محمدؐ، جامعہ امام جعفر صادقؑ جامع الثقلین اور درسگاہِ فاطمہ زہراؑ جیسے محافظ ادارے مقصّرین کی چالوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

وما ارید الا الاصلاح وما توفیقی الّا باللہ

ضیاء حسین ضیاء

تعارفِ مقصّرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدللہ الذی ھدانا للاسلام واکرمنا بالایمان ولم یجعلنا من المعاندین الناصبین ولا من الغلاۃ المفوضین ولا من المرتابین المقصّرین ۔

شیعیانِ حیدرِ کرّار کا اعتقاد ہے کہ خداوندِ عالم کے بعد کائنات کی سب سے برگزیدہ و چنیدہ ہستیاں حضراتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہیں جو کہ باذن اللہ مدبّرِ کائنات بھی ہیں اور یہ نظامِ کائنات انہیں کے دم سے ہے ۔ وہ نورِ خدا ہیں ۔ افضل موجودات ہی نہیں فخرِ کائنات ہونے کے ساتھ ساتھ اوّل المخلوقات بھی ہیں —— اور اسی طرح ہمارا عقیدہ ایمان ہے کہ امیرالمومنین علیؑ ابنِ ابی طالبؑ حلّالِ مشکلات اور کاشف الکروب ہیں، خدا کا نور ہیں ۔ کلمتہ اللہ، عین اللہ، وجہ اللہ اور ید اللہ ہیں ۔ عالمِ تکوین میں اللہ کے ولی یعنی متصرّف فی الثقلین اور مقرّب عند ربّ المشرقین والمغربین ہیں ۔ مظہر العجائب یعنی آنِ واحد میں امکنۂ متعددہ میں حاضر و ناظر ہو جانے والے ہیں ۔

عالم ما کان و ما یکون ہیں، خلق و رزق میں وسیلہ ہیں۔ شبِ معراج، قابَ قوسین کی منزل پر آپ کا ظہور صحیح اور برحق ہے۔

مذہب شیعہ خیر البریّہ کا یہ اعتقاد نہ تو ساختہ ہے نہ خود ساختہ اور نہ ہی منافی قرآن و حدیث ہے۔ بلکہ یہ عقائد چودہ سو سال سے اسی طرح مذہب حقّہ کا جزوِ لاینفک "IMSEPARABL PART" چلے آرہے ہیں، اور یہ بھی کہ مذکورہ عقائد قرآن، احادیث اور فرامینِ معصومینؑ سے ماخوذ ہیں۔

قرآنِ حکیم اور فرقانِ حمید میں مومنین کے جہاں دیگر اوصاف بیان ہوئے اور ان کی ژرف نگاہی کا تذکرہ ہوا وہاں ان کے ایمان و ایقان کی ایک یہ صورت بھی بیان ہوئی ہے کہ :-

اذا تلیت علیھم آیاتنا ذادتھم ایماناً ہ

کہ بیانِ فضائل سے ان کا ایمان فزوں تر ہو جاتا ہے اور ان کا ایقان اور زیادہ محکم و مضبوط ہو جاتا ہے۔ گویا بیانِ فضائل اور ان کی قبولیّت کے اثر سے ایمان کو جلا ملتی ہے اور روحِ مومن تسکین پاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی حق ہے کہ :- ع

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمّت اوست

یعنی ہر شخص کی معراجِ فکر اس کی معرفت اور تعمقِ ادراک پر موقوف ہے۔ یعنی جس کی معرفت جتنی جامع اور گہری ہو گی اس کا ایمان اسی قدر کامل اور محکم ہو گا۔

محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السّلام کے فضائل و مناقب اور رعالمیاب حقائق یوں تو ازل سے کسی نہ کسی صورت میں آشکار ہوتے رہے لیکن جہاں ان حقائق و معارف کو تسلیم کرنے والے موجود رہے وہاں منکرین اور فاسد الافکار لوگوں کی بھی قلّت نہ تھی۔ گویا حق اور باطل کے درمیان ازلی آویزش ہے اور یہ ہمیشہ ایک دوسرے سے معروفِ معرکہ ہیں۔ ے

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

حزبِ شیطان نے نہ صرف ان حقائق و معارفِ آلِ محمدؐ کا انکار کیا بلکہ انہیں صفحۂ حقیقت سے مٹانے کی بھی بے شمار فاسد تدبیریں اختیار کیں۔ مگر انوارِ آلِ محمدؐ کو باطل کے مہیب اندھیر

مسدود نہ کر سکے اور آلِ محمدؐ کے انوار کا حقائق آفریں آفتاب لحظہ لحظہ بلند ہوتا رہا اور ہر آنے والے دن میں آلِ محمدؐ کی حقانیت و فضیلت کا پرچار ہوتا رہا۔ اس لئے کہ مٹ جانا اور بھاگ جانا حق کا نہیں شیوۂ باطل ہے اور تاریخ اس امر کی مؤید و مصدق ہے اور یزدانی و قرآنی پکار بھی یہی ہے :۔

انّ الباطل کان زھوقاً ○

بیگانوں کو تو آلِ محمدؐ کے فضائل و مراتب کی تنقیص لازم تھی، اس لئے کہ وہ اپنے بزرگوں کو معصوم ثابت کر کے ان کے اعمالِ قبیحہ اور افعالِ شنیعہ کو مخفی و مستور رکھنا چاہتے تھے مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنوں سے بھی آلِ محمد علیہم السّلام کے فضائل و مناقب کا فتوح و شیوع نہ دیکھا گیا اور انہوں نے بھی حقِ آلِ محمدؐ میں تنقیص و تقصیر کو شیوۂ جان بنا لیا۔

جو آلِ محمدؐ کی فضیلت کو کم کرے اسے مقصّر کہتے ہیں اور حضرت امیر المومنینؑ بحار الانوار میں در باب مقصّرین فرماتے ہیں کہ مقصّر کون ہوتا ہے، فرمایا :۔

ومن شکّ وعند جحد و تحیّر و ارتاب فھو مقصّر۔ (بحار الانوار ص ۳۸ ج ۷)

فرمایا، مقصّر وہ ہے جس نے ہماری معرفتِ نورانیہ میں شک و ریب کو اپنایا اور فضائل دیکھ کر تحیّر زدہ ہوا اور شبہات کی دلدلوں میں جا پھنسا۔ پس وہ شخص جو ہماری معرفتِ نورانیہ سے بہرہ نہیں رکھتا وہ مقصّر ہے۔ مقصّرین کی تعریف کے ضمن میں بحار الانوار کی یہ حدیث بھی قابلِ غور ہے :۔

عن جابر بن یزید بن الجعفی فی حدیث طویل قلت یا ابن رسول اللّٰہ ومن المقصّر قال الّذین قصروا فی معرفۃ الائمۃ عن معرفۃ ما فرض اللّٰہ علیھم من امرہ وروحہ قلت یا سیّدی وما معرفۃ روحہ قال ان یعرف کلّ من خصّہ اللّٰہ بالرّوح فقد فوّض الیہ امرہ یخلق باذنہ ویحیی باذنہ ویعلم ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ ذالک انّ ھذا الرّوح من امر اللّٰہ تعالیٰ فمن خصّہ اللّٰہ تعالیٰ بھذا الرّوح فھو کامل غیر ناقص یفعل مایشاء باذن اللّٰہ فی لحظۃ واحدۃ یعرج بہ الاسماء

وینزل بہ الی الارض۔ (بحار الانوار صفحہ ۳۸۴ ج ۷)۔

ایک حدیثِ طویل میں جابر جعفی روایت کرتا ہے کہ میں نے امام زین العابدین سے استفسار کیا، مولا! مقصر کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے فرمایا اے جابر! مقصر وہ ہیں جو آئمہؑ کی معرفت اور منجانب اللہ ان پر فرض کردہ رُوح و اُمر میں تقصیر کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی یا سیّدی! وہ معرفتِ رُوح کیا ہے۔ فرمایا یہ ان معصومین کی معرفت ہے جنہیں قدرتِ ایزدی نے روح القدس کے ساتھ خاص فرمایا اور اپنا امر انہیں تفویض کیا۔ وہ باذن اللہ خلق کرتے اور جِلاتے ہیں اور جو کچھ لوگوں کے ضمیروں میں ہے اسے جانتے ہیں۔ وہ عالم ما کان و ما یکون ہیں۔ تا قیامت پیش آمدہ واقعات و حادثات کی اطلاع رکھتے ہیں اس لئے کہ یہ رُوح اللہ کے امر سے ہے۔ جو اللہ کی طرف سے اس رُوح کے ساتھ خاص ہے وہ کامل ہے اور مطلق ناقص نہیں۔ وہ اذنِ ربّ سے جو چاہے کرسکتا ہے۔ آنِ واحد میں مشرق و مغرب میں جاسکتا ہے اور زمینوں آسمانوں کو آجاسکتا ہے۔"

اور ہمارا ایمان ہے کہ امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالبؑ آنِ واحد میں امکنۂ متعددہ میں حاضر ہوسکتے ہیں۔ سو یہ مقصر حضرات جو آلِ محمدؐ کے فضائل ظاہری و باطنی میں تنقیص و تقصیر کرتے ہیں ان کے بارے میں زیارت جامعہ میں ہے کہ والمقصّر فی حقکم زاھق یعنی جو فضائل آلِ محمدؐ کو کم کرے اس کے عمل باطل ہوجاتے ہیں۔

آجکل مقصرین کی جدید تبلیغ کا منشور و اسلوب ہی یہی ہے کہ حقیقت کی جگہ مجاز اور رُوحانیت کی جگہ اعمال ظاہرہ کا دکھلاوا کیا جائے۔ مقصرین جو کہ بزعم خود اگرچہ اپنے آپ کو مذہب شیعہ پر قائم سمجھتے ہیں حقیقتاً عقائد شیعیت کی رُوحانیت اور حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے کہ مذہبِ تامہ وہی ہے جو ظاہر اور باطن دونوں رکھتا ہو، اور یہ مقصرین باطن سے تو یکسر منحرف ہیں۔ سو ان پر شیعیت کا خاطر خواہ اطلاق نہیں ہوسکتا۔ ان لوگوں نے نہ صرف عقائد شیعیت میں درآمد شدہ نظریات کو داخل کرنے کی کوشش کی بلکہ عقائدِ شیعیت کی روحانیت کو بھی ھسم کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

مقصرین نے فضائل آلِ محمد علیہم السلام میں جو تقصیر کی ہے اب ہم اس پر اجمالاً روشنی ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مقصرین کی دستبرد سے عقائد شیعیت کیونکر مجروح ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ مقصرین کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

مستبصرین اور مقصرین کے عقائد کا فرق

(مقصرین کے عقائد منقول از اصول الشرعیہ)

عقیدۂ اوّل

مقصرین کا اعتقاد ہے کہ انبیاء اور آئمہ علیہم السلام کی نوع علیحدہ نہیں بلکہ وہ نوعِ انسانی ہی کے فرد ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء اور آئمہ کی نوع علیحدہ ہے۔ آئمہ طاہرین انسان سے اتنے بلند ہیں جتنا انسان حیوان سے بلند ہے کیونکہ نوع روح سے بنتی ہے، ان کی روح روح القدس ہے ایدناہ بروح القدس۔

عقیدۂ دوم

ان کا نظریہ ہے کہ انبیاء و آئمہ طاہرین کی خلقت خاکی ہے۔ ہمارے نزدیک ان کی خلقت نوری اور امری ہے۔ حقیقت نوری اور لباس بشری ہے

ظاهرهما بشرية وباطنهما لاهوتية (تفسیر برہان جلد سوم ص ۱۹۳ مطبوعہ تہران)۔

عقیدۂ سوم

ان کے نزدیک تفویضِ مطلق باطل ہے۔ ہمارے نزدیک تفویضِ مطلق باطل نہیں بلکہ تفویض استقلالی باطل ہے اور اللہ نے ان کو تکوین اور تشریع میں تفویض فرمایا ہے، صحیح مانتے ہیں۔

عقیدہ چہارم

ان کے نزدیک معجزہ فعلِ نبی اور امام نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک فعلِ نبی اور امام ہے جس کی قوت اللہ نے انہیں عطا فرمائی ہے اذن باللہ سب کچھ کرتے ہیں۔ یعنی معجزہ باذن اللہ فعلِ نبی اور امام ہوتا ہے۔ کما قال عیسیٰ ابن مریم انّی احی الموتیٰ باذن اللہ کہ میں مُردوں کو زندہ کرتا ہُوں ساتھ اذن اللہ کے احی الموتیٰ کا فاعل حضرت مسیح ہے۔

عقیدۂ پنجم

ان کے نزدیک استمداد از انبیاء اور آئمہ جائز نہیں ہمارے نزدیک جائز ہے۔ یا علی مدد کہنا ماننا صحیح ہے، نادِ علی متواتر و مشہور ہے اس کی سند میں کلام نہیں، اور وہ مدد باطنی تکوینی اور اعجازی تھی صرف ظاہری نہ تھی۔ یعنی آئمہ طاہرین ظاہری باطنی مدد کرنے کی طاقت اللہ کی طرف سے رکھتے ہیں اور اپنے محبّوں معتقدوں کی مدد کرتے ہیں۔ حسبِ استغاثہ پہنچتے ہیں، فریادیں سُنتے ہیں زندہ ہیں۔

عقیدۂ ششم

آئمہ اطہار ان کے نزدیک حاضر و ناظر نہیں۔ ہمارے نزدیک حاضر و ناظر ہیں۔ آنِ واحد میں بطورِ اعجاز متعدّد مقامات میں حاضر ہوتے اور امداد کرتے ہیں اور وقتِ موت ہر مومن کی امداد کے لئے پہنچتے ہیں۔ (فروع کافی جلد اوّل صفحہ ۶۶/۶۷) یاحار ھمدان من یمت یرنی۔ اُے حارث ہمدانی جو بھی مرتے ہیں وہ مجھ (علیؑ) کو وقتِ نزع دیکھتے ہیں۔

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد اوّل ص۹۹ مطبوعہ مصر)

عقیدۂ ہفتم

ان کے نزدیک انبیاء و آئمہ علم غیب نہیں رکھتے۔ ہمارے نزدیک عطائی علم غیب رکھتے ہیں۔ جیسا اور جتنا علم غیب اللہ نے انہیں عطا فرمایا وہ جانتے ہیں اور ہم مانتے ہیں اور علم ماکان و ما یکون سے اسی کو تعبیر کیا گیا ہے۔ (دیکھو اصول کافی صفحہ ۲۶)

عقیدۂ ہشتم

امیر المومنینؑ کا حضورؐ شمول شب معراج بمقام قاب قوسین حضورؐ کے ساتھ ان کے نزدیک ثابت نہیں ہمارے نزدیک ثابت ہے کہ قاب قوسین میں تجلّی کے وقت حسب دعائے رسالتمآبؐ حضرت علیؑ وہاں بذاتِ خود ظاہر ہو گئے۔ نہ وہاں مثال تھی نہ تمثیل بلکہ اصل امیر علیہ السلام تھے جن کا ظاہری باطنی ظہور عرش سے لے کر فرش تک ہو رہا تھا۔ (دیکھو بحار الانوار صفحہ ۳۷۷ جلد ۷) اور یہ مقصرین اس کے منکر ہیں۔

عقیدۂ نہم

مقصّرین کے نزدیک محمدؐ و آل محمدؐ علل اربعہ نہیں ہیں جبکہ ہمارے نزدیک ہیں یعنی علّتِ مادّی، صوری، فاعلی اور غائی ہیں۔ بیشک محقّقین علماء کا یہ عقیدہ ہے اور کتاب و سُنّت سے یہی ثابت ہے۔ کیونکہ اللہ کے فعل بغیر واسطہ وسیلہ کے ظہور میں نہیں آتے اور یہی واسطہ اور وسیلہ ہیں۔

عقیدۂ دہم

وہ عقائد شیعیت جن سے مقصّرین منحرف ہیں منجملہ ان کے فرشتوں کی حرکت و سکون بدست اہل بیت ہونے کا عقیدہ ہے۔ بیشک آئمہ طاہرین مختلف الملائکہ ہیں۔ فنزل الملائکۃ والروح

فیھا باذن ربّھم من کلّ امر۔ اور آئمہ طاہرین اولی الامر ہیں اور ملائکہ مدبّرات السّمٰوٰت والارض ہیں۔ انہی کے اذن سے نازل ہوتے ہیں انہی کے اذن سے تدبّر کرتے ہیں مگر یہ مقصّرین ان سب عقائد کے منکر ہیں۔

مندرجہ بالا جو عقائد پیش کئے گئے ہیں فقط اسی پہ کیا موقوف! مقصّرین اپنی ظاہر داری اور فراہمی خمس و زکواۃ کے تحفّظ کے لئے عزاداریٔ امام مظلومؑ کو پاکستان سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ واعظین و ذاکرین کی مجالس خوانی کو حرام لکھ، کہہ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں جن علمائے محققین نے ان کا محاسبہ کیا اور ان کے رَدّ میں کتابیں لکھیں، ان پہ شیخی ہونے کا فتویٰ داغ دیا۔ فقط اس بنا پہ کہ وہ انہی عقائد پہ کاربند رہے جو چودہ سو سال سے مروّج چلے آرہے ہیں اور جن کا استنباط قرآن و حدیث اور فرامین معصومینؑ سے ہوا ہے۔ قوم کے یہ نام نہاد بہی خواہ اور ناجائز خمس خوار کوئی اصلاحی انقلاب تو نہ لاسکے اُلٹا پرانی شیعیت میں انقلاب لاکر "اپنے" "ہونے" کا احساس دلانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ملّتِ جعفریہ میں ان کی جو توقیر اور بزرگی ہے وہ ہر کہ ومہ پہ بخوبی واضح ہے۔ ان کا علم و عمل بھی عوام سے مخفی نہیں نہ کوئی معیاری مجلس پڑھنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ اور وقتِ ضرورت نہ غیروں کے حملہ سے دفاع کرسکتے ہیں اور نہ ہی کوئی استدلالی اور کارآمد کتاب لکھنے کے قابل ہیں۔ جب بھی ان کا قلم اور زبان چلتی ہے تو فضائل آلِ محمدؐ میں تقصیر سے نہیں چوکتی! عقائدِ شیعیت پر شب خون مارنے والے یہ راہزن مدّت سے مُلک میں داخلی انتشار پیدا کر رہے ہیں، مذہب کی وحدت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں، مرکز میں دراڑیں پیدا کر کے شخصی مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ عقائدِ قوم کو برباد کر کے اپنا اُلّو سیدھا کر رہے ہیں، امدادِ غیر سے درآمد شدہ نظریات کی ترویج کرنا چاہتے ہیں۔ خالصی اور برقعی کو پاکستان میں پیر و مُرشد اور پوپ بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ ملّتِ جعفریہ کی اعتقادی وحدت میں انتشار اور تشتّت و افتراق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ علم و عرفان رکھنے والے مومنین تو ہر قدم پر ان کی حوصلہ شکنی کر رہے ہیں مگر سادہ لوح بھولے بھالے عوام ان کے دامِ تزویر میں گرفتار ہو رہے ہیں سو مومنین کو ان کے ایمان و عرفان پہ محکم و ثابت رکھنا ہماری ڈیوٹی ہے، اور غیر ملکی ایجنٹوں کے

عزائم فاسدہ کو عوام پر آشکا کرنا ہم اپنا فرض عین سمجھتے ہیں اور یہ گوشمالی کا عمل بغیر خوف لومۃ لائم جاری رہے گا۔

اب ہم اس رسوائے زمانہ خالصی کے عقائد بمطابق "مشتی از خروار" آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جو کہ مقصّرین کا پیر و مُرشد اور یہ ان کے چیلے چانٹے ہیں، اور قائد المقصّرین "اصول الشریعۃ" میں پورے آٹھ صفحات میں خالصی کی مدح و ستائش میں رطب اللّسان ہوا ہے اور ان کے نظریات کی ترویج میں زمزمہ پردازی کی ہے

مُلّاں خالصی کے عقائد

یہ شخص ملّتِ جعفریہ کے اجماعی عقائد سے منحرف تھا، اذان میں علیؑ ولی اللہ کہنے کا مُنکر تھا۔ خرگوش کو حلال سمجھتا تھا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو امام معصُوم کی بجائے ابُوحنیفہ، شافعی کی طرح ایک مجتہد سمجھتا تھا۔ (دیکھو جواہر الاسرار) غیر کی دولت کا آلہ کار اور ایجنٹ تھا۔ اس نے عراق میں مذہبِ شیعہ کو برباد کیا اور آپ پاکستان میں اپنے خمس و زکواۃ اور بیرونی امداد کی خاطر شیعیانِ پاکستان کی پرانی عقیدت و محبّت اور شیعیت کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

مومنین کرام! بنظرِ غائر و امعان مندرجہ بالا عقائدِ خالصی کا ایک بار پھر تجزیہ کریں کیا اس گمراہ شخص کا مذہبِ شیعہ سے کوئی واسطہ ہے۔ اگر خالصی کے اس قسم کے عقائد جن کا مبلّغ مؤلّف اصول الشریعہ اور ان کی پوری تنظیم ہے درست مان لئے جائیں تو پھر ناصبین سے بھی ہمارا مناقشہ و اختلاف معمولی نوعیّت کا رہ جاتا ہے۔ اگر ہم امام جعفر صادق علیہ السّلام کو امام منصوص من اللہ کی بجائے مجتہد یا حنبلی، مالکی قسم کا ایک عالم مان لیں تو آئمہ طاہرینؑ کی عصمت کہاں محفوظ رہ جاتی ہے۔ دیگر موجودات و نوعات پر ان کا تفضّل و تفوّق کہاں رہ جاتا ہے جبکہ ہمارا امام وہ ہوتا ہے جس کی تعیّین خود خدا کی جانب سے ہو اور اس میں نہ اجماع اور شوریٰ کی احتیاج ہو اور نہ سقیفہ کی بدعملیاں! خانہ ساز خلافت و امامت

کا ہمارے ہاں کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ امام وہ ہوتا ہے جو عالم مَاکان و مایکون ہو اور خلق و رزق میں وسیلہ ہو۔ اس باب میں بیشمار آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویؐ موئید و مصدق ہیں اور جہاں تک اذان میں علیؑ ولی اللہ کہنے کی مخالفت ہے تو یہ ناصبیت کی طرفداری اور وہابیت کی جان نثاری ہے۔ قرآن و حدیث میں امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت پہ نصّ صریح ہے جیساکہ فرمانِ ایزدی ہے۔

انّما ولیّکم اللہ ورسولہ والّذین آمنوالّذین یقیمون الصّلوٰۃ ویؤتون الزّکواۃ وھم راکعون ٥

یعنی خدا و رسُول کے بعد ولایت کے منصب پر امیرالمومنینؑ متمکّن ہیں۔ اگر اجمال مقصُود نہ ہوتا تو اس ضمن میں بیشمار شواہد و آثار پیش کئے جاتے۔

اَلغَرض یہ وہی خالصی ہے جس نے عراق میں شیعیّت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے ـــــــ عمدۃ المحققین علّامہ محمد حسنین سابقی اپنی کتاب "جواہرالاسرار" کے صـ۲۰۲ پر تحتِ عنوان "شیخ خالصی کا تعارف" لکھتے ہیں:۔

ہمارے ہاں کی اکثر نئی شیعہ موحدانہ پود اسی ذاتِ شریف کی معتقد اور گرویدہ نظر آتی ہے جس نے عراق کے اندر ملّتِ جعفریہ میں وہابیّت کے اثرات کی نشر و اشاعت شروع کر دی تھی۔ یہ شخص عراق میں ایک نہایت ہی فتنہ پرور شخص تھا جس کی زندگی علماء نجف کی مخالفت میں گذر گئی۔ حتیّٰ کہ اس نے اعلم دوراں مجتہدِ اعظم آقای سید محسن الحکیم طباطبائی اعلی اللہ مقامہٗ کے خلاف شائع کردہ پمفلٹ مورخہ ۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ میں علّامہ موصوف کو کھُلے الفاظ میں مُشرک لکھا ہے (جواہرالاسرار صـ۲۰۲)۔

یہ ہے مُلّاں خالصی اور اس کے عقائد کا مختصر سا خاکہ جن کی تبلیغ و ترویج کو قائد المقصّرین اور ان کی تنظیم نے حرزِ جاں بنا رکھا ہے اور جس کے بغیر شاید ان حضرات کا نماز روزہ قبول ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

مومنین کرام! پہلے یہ فتنہ صرف ایران و عراق تک محدُود تھا مگر رفتہ رفتہ چند

ایجنٹ ذہنیتوں کے حضرات اس کو پاکستان میں بھی کھینچ لائے۔ خطرہ کی بُو محسوس کرتے ہوئے علماءِ شیعہ نے بہرطور اس کی مذمت کی اور ردّ فرمائی اور اس تحریک السدادِ فتنۂ تفصیر میں حضرت مبلّغِ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی فعالیت حُسن کارکردگی اور جہاد ہمیشہ سُنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

آپ نے پندرہ سال اس فتنہ کا پوری جانفشانی اور علم و حکمت سے مقابلہ کیا۔ قوم کو اس کے مضرت رساں نتائج و عواقب سے آگاہ کیا اور تا نفسِ آخری اپنے مؤقف اور فتنۂ تقصیر کی رَدّ میں مستقل رہے اور اسی مشن میں اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کر گئے۔ ع

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ان کی رحلت کے بعد بعض لوگوں نے یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کی کہ اب یہ قضیۂ ختم ہوگیا ہے لیکن یہ ایک غلط فہمی تھی۔ مقصرین نے اِس وقفہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی مشینری کو تیز تر کیا۔ چونکہ اب براہ راست ان سے کوئی مانع و مزاحم نہ تھا، لٰہذا وہ اپنے اعمال میں قوی اور شیر دل ہوتے گئے۔ مبلّغ اعظمؒ کے کوچ کر جانے کے بعد ان کے ساتھی علماء بھی اس اہم مسئلے سے بے اعتنائی برت رہے ہیں اور ان کی یہ خاموشی اور بے حسی قوم کے مستقبل سے ایک سنگین مذاق ہے۔ میری قوم کے نوجوان اس تغافل و تساہل اور خاموشی و بے حسی پر فریاد کناں ہیں۔ مگر ہر طرف ایک گھمبیر سکوت طاری ہے۔ نئی نسل اپنے علماء سے مجسّم سوال بن کر پُوچھ رہی ہے کہ خود فراموشی کی یہ مہم کب تک، فضا کب تک خاموش رہے گی۔ دین کے راہزن کب تک آلِ محمدؑ کے فضائل و مناقب کو کم کرتے رہیں گے اور توہین اہل بیت کب تک ہوتی رہے گی۔ مفاسد پروروں کو معلوم رہنا چاہیئے کہ حضرت مبلّغِ اعظمؒ اپنے بعد قوم کو ایسا شعور دے گئے ہیں کہ مقصرین کی ریشہ دوانیاں ان پر اثر انداز نہ ہوں۔ مبلّغِ اعظمؒ کے باقیات الصالحات میں جہاں ان کی اپنی اولاد اپنے والد کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہے وہاں ان کا قائم کردہ مدرسہ "درس آلِ محمدؑ" پوری استقامت اور رُوحانیت سے عقائد شیعیت کے راہزنوں سے نبرد آزما ہے، جہاں دن رات علوم آلِ محمدؑ کا درس دیا جاتا ہے۔ قوم کے نونہالوں کو زیورِ علم سے آراستہ

کر کے مبلّغ ، مناظر اور محقّق بنایا جارہا ہے تاکہ نہ صرف وہ اپنے مذہب کی رُوحانیّت کا تحفّظ کرسکیں بلکہ اسے ارتقائی منازل کی جانب بھی گامزن رکھیں۔

اسی لئے مبلّغِ اعظمؒ اِنہی خطوط کو اپنا راہنما مانتے تھے جن کی اساس ناصبیّت کے ساتھ ساتھ وہابیّت و خالصیّت کی بھی ردّ پر ہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا نصب العین تعلیم تحقیق، تبلیغ سے مخالفین و وہابین کی ردّ ہے اور وہ تا حینِ حیات اپنے مشن کو پروان چڑھاتے رہے اور آج بفضلِ تعالیٰ پوری قوم پر مبلّغِ اعظمؒ اور ان کے افکار کی گہری چھاپ ہے۔ ہر شخص عقیدت و محبّت سے آپ کا نام لیتا ہے اور ہر وہ شخص جسے مرحوم سے تعصّب اور بُغض و کینہ نہ ہو وہ مرحوم کی دینی خدمات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور یہ سب مبلّغِ اعظمؒ کی بے لوث دینی خدمات کا صلہ ہے اور ان خدمات کے اثرات پوری شیعیّت میں محسوس کئے جاسکتے ہیں۔

آمدم برسرِ مطلب وہ علماءِ حقّہ جو کہ روز و شب تندہی سے ملّتِ جعفریہ کی خدمت میں کوشاں ہیں اور فضائلِ آلِ محمدؐ کو بیان کر رہے ہیں، یہ مقصّر مُلّاں ان کی عیب جوئی کرتے ہیں، انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔ جو لوگ ان کی ژاژخوائی اور بیہودگی میں ہمنوا ہیں ان کی مدح اور جو کتاب و حکمت سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں ان کی قدح کرتے ہیں، اور یہ سب امام معصومؑ کا فرمان پورا ہو رہا ہے کہ مقصّرینِ علماءِ حق کی عیب جوئی کریں گے۔

فرمان امام محمّد تقی علیہ السّلام

عن ضریس الکناسی قال سمعت اباجعفر علیہ السّلام یقول وعندہ اناس من اصحابہ عجبت من قوم یتولّونا یجعلونا آئمۃ ویعفون انّ طاعتنا مفترضۃ علیھم کطاعۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ثمّ یکسرون حجّتھم ویخصمون انفسھم بضعف قلوبھم فینعصونا حقّنا و یعیبون ذالک علیٰ من اعطاہ اللہ برھان حق معرفتنا والتسلیم لامرنا۔ (اصول کافی جلد اوّل)

ترجمہ:۔ راوی کہتا ہے جس کا نام ضریس ہے کہ میں نے حضرت امام محمّد تقی علیہ السّلام

سے یہ روایت اُسی وقت سُنی جبکہ آپ کے پاس چند اصحاب بیٹھے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ میں اس قوم سے تعجب کرتا ہُوں جو ہماری تولاّ کا دعویٰ بھی کرتی ہے اور ہم کو بظاہر امام بھی سمجھتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے کہ ہماری اطاعت ان پر مثل رسُولِ کریمؐ کے فرض ہے اور پھر اپنے اس دعویٰ کے دلائل کو خود ہی توڑ دیتے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کے پاس اپنے ضعفِ ایمان کی وجہ سے خود ہی ہار جاتے ہیں۔ پس ہمارے حق میں تنقیص یعنی ہمارے فضائل و مناقب کو کم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جن علماء کو اللہ تعالےٰ نے ہماری معرفت کے دلائل و براہین عطا فرمائے ہیں ، اور ہمارے امرِ امامت کو تسلیم کرنے کی توفیق دی ہے یہ لوگ ان پر عیب لگاتے پھرتے ہیں یعنی علماء عارفین کی عیب جوئی کرنا مقصّرین کا نشان ہے جو ظاہر ہو رہا ہے۔

شرح حدیثِ معصومؑ

اصولِ کافی کی شرح مراۃ العقول صہ ۱۹ جلد اوّل میں ہمارے متاخرین میں سب سے بڑے عالم علاّمہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اس باب کی یہ حدیث چہارم من حیث السند ہی صحیح ہے کہ ہمارے مُلاّں مقصّر مخالفین کے سامنے اپنی دلیل خود ہی توڑ دیتے ہیں ۔ کیونکہ ان کی دلیل تو یہ تھی کہ ہمارا امام معصومؑ وہ علوم جانتا ہے جو تمہارا امام نہیں جانتا۔ یعنی ہمارا امام علم میں کامل ہے اور مخالفین کا امام ناقص العلم اور جاہل ہے۔ جب اُنھوں نے اپنے امام کے علم کو گھٹانا شروع کر دیا تو اپنی دلیل کو خود ہی توڑ دیا۔ یعنی ایسی باتیں آئمہ طاہرینؑ کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر مخالف ان کو دلیل بنائیں تو ان پہ غالب آجائیں گے۔

و یعیبون ذلك کا مطلب علاّمہ فرماتے ہیں یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے حق کو کامل ادا کرتے ہیں اور کتاب و سُنّت سے ہماری معرفت کے دلائل پیش کرتے ہیں اور ہمارے کامل النشاء علم کا اقرار کرتے ہیں ، یہ مقصر ان علماء کی عیب جوئی کرتے ہیں یعنی جس کو ہمارے وفورِ علم در فضائل اور بلندیٔ درجات کی معرفت کے دلائل عطا ہو چکے ہیں ، ان پہ یہ مُلاّں عیب لگاتے پھرتے ہیں حالانکہ لانّ قولٌ یستلزم بکمالھم فی جمیع الامور ۔ یعنی امامت کا ماننا اس

قول کو مستلزم ہے کہ ان کے پورے فضائل اور علوم مانے جائیں، مگر یہ تقصیر اور تنقیص کر رہے ہیں۔ اور علماء صارفین کی عیب جوئی ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

حضرات گرامی! فتنۂ تقصیر کوئی علمی بحث نہیں یہ ایک گہری سازش ہے، اس کا ایک پس منظر ہے۔ یہ نظریات ہمارے ملک کے پیدا کردہ نہیں بلکہ درآمد کیئے گئے ہیں۔ مقصّرین کی جانب سے ایک غلط تاثر یہ بھی دیا جا رہا ہے کہ "یہ ایک علمی بحث تھی جسے خواہ مخواہ عوام تک پہنچا دیا گیا، حالانکہ یہ مسئلہ علماء ہی کے درمیان رہنا چاہیئے تھا۔"

کتنے افسوس کی بات ہے کہ گمراہ تو یہ عوام کو کریں، کتابیں لکھ کر عوام میں پھیلائیں، غلط عقائد و نظریات کو عوام پر مسلّط کرنے کی کوشش کریں اور اوپر سے یہ کہیں کہ یہ صرف علماء ہی کا کام ہے عامتہ النّاس کا اس میں دخل نہ ہونا چاہیئے۔

اگر یہ علمی بحث تھی تو مناظرہ احمد پور سیال میں شکست کیوں کھائی؟ ساری قوم نے اس کا انتظام کیا تھا، مدبرین ملّت اور اکابرین شیعہ اور جملہ رؤساء و زعماء موجود تھے۔ اگر اتنے سچّے تھے تو وہاں آکر اپنی وہابیّت کو ثابت کیوں نہ کیا، خرقۂ سالوس پہنے کیوں چھپے رہے۔

حضرت مبلّغ اعظمؒ نے بارہا حجّت تمام کی کہ اس روز روز کی کشمکش کو نتیجہ خیز بنانا ہے مگر مقصّرین کی جانب سے مناظرہ کے لئے سکوت کی چادر لہراتی رہی۔ انجام کار پوری قوم نے ان کے ماتھے پر شکست اور رسوائی کی مُہر ثبت کی، اور ان مُلّاؤں سے اظہار برأت کیا جو مجلسوں میں مومنین کے خوف سے کچھ کہتے ہیں اور تحریر کی دنیا میں کیا گل کھلاتے ہیں۔ ان کی یہ دوغلی پالیسی عوام سے مخفی نہیں رہ سکتی ـــــــ عوام ان کے ارادوں کو بھانپ گئے ہیں۔ ان کے عزائم کا پول کھل گیا ہے۔ مومنین پر تمکین سمجھ گئے ہیں کہ ایک سازش کے تحت چودہ سو سالہ عقائد کو خالصیت کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی گئی ہے ـــــــ مگر مقصّرین کے حربے بڑے بودے ہیں۔ ان کے دلائل بہت ناقص ہیں۔ ان کی نیتوں کا فتور منصّۂ شہود پر آچکا ہے ـــــــ انشاء اللہ ان کی ہر فتنہ سازی اور فریب کاری بیکار جائیگی ـــــــ اسلئے کہ معصومینؑ کی روحانیّت ازلی ابدی چیز ہے ـــــــ جسے یہ نومولود مُلّاں ختم نہیں کر

سکتے ـــــــــ فضائل و مناقب کی جو شمع چودہ۱۴ سو سال سے فروزاں ہے اور جس کا نور ظہور دن بدن بڑھ رہا ہے وہ بدخواہوں اور بدعقیدہ ملّاؤں کی ناکام پھونکوں سے نہ بجھ سکے گی۔

مقصّرین معصومینؑ کی نظر میں

اب ہم ذیل میں چند فرامین معصومینؑ پیش کرتے ہیں جس سے مزید عیاں ہو کہ مقصّرین کا عند المعصومینؑ کیا نام مقام ہے۔

مقصّرین عند المعصومؑ شراب خوروں سے بھی بدتر ہیں

عن موسیٰ ابن جعفر علیہ السّلام قال سمعت یقول من کانت لہ الی اللّٰہ حاجۃ و اراد ان یرانا وان یعرف موضعہ فلیغسل ثلث لیال یناجی بنا فانّہ یرانا و یغفر لہ بنا ولا یخفی علی موضعہ قلت سیّدی فان رجل راٰک فی منامہ ویشرب النبیذ قال لیس النبیذ یفسد علیہ دینہ انّما یفسد علیہ ترکنا وتخلّفہ عنّا انّ اشقی اشقیاٰکم من یکذبنا فی الباطن ممّا یخبر عنّا و یصدّقنا فی الظاھر۔ (بحار الانوار ج ۴۶ ص ۷)

ترجمہ:۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام روحی لہ الفداء نے فرمایا جس کو اللہ سے کچھ مانگنا ہو یا ہماری زیارت خواب میں کرنا چاہے یا اپنا مقام معرفت پہچاننا چاہے، پس چاہیئے کہ تین راتیں غسل کر کے ہمارے وسیلہ سے مناجات کرے، ہماری زیارت ہو جائیگی اور اس کے گناہ ہمارے وسیلہ سے بخش دیئے جائیں گے اور اس کا مقام بھی پوشیدہ نہ رہے گا۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا اے میرے سیّد و سردار! ایک شخص نے آپ

کی خواب میں زیارت کرلی تھی حالانکہ وہ شراب پیتا تھا۔ آپ نے فرمایا ضرور کرلی ہوگی۔ کیونکہ شراب اس کا دین اس پر فاسد نہیں کر سکتی بلکہ اس کا فسادِ دین ہماری ترک اور اس کا ہم سے تخلّف کرنا ہے یعنی ہم کو چھوڑنے اور ہم سے اعراض کرنے سے اس کا دین فاسد ہوتا ہے یعنی ہمارا تبرّا چھوڑ دے یا اس کا ہم سے دل پھر جائے تو حضور لقلب نہ رہے تو اس کا دین فاسد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تم میں سے سب سے بڑا بدبخت اور شقی اَزلی وہ ہے جو ہماری باطن میں تکذیب کرے اور ظاہر میں تصدیق کرے۔ آگے پورے فضائل کا ذکر ہے۔

یہ مُلّاں مقصّرین باطن میں مکذّب ہیں اور ظاہر میں مصدّق یعنی اعمال ظاہر پہ تو زور دیتے ہیں مگر فضائل باطنیہ کا انکار ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ حالانکہ عند المعصوم یہ مقصّر مُلّاں شراب خواروں سے بدتر ہیں۔

یہ مقصّر ناصبی عند المعصوم لشکرِ یزید سے بھی بدتر ہیں

ومنھم قومٌ نصابٌ لا یقدرون علی القدح فینا یتعلّمون بعض علومنا الصحیحہ فیتوجّھون بہ عند شیعتنا وینقصون بنا عند نصابنا ثمّ یضیفون الیہ اضعافہٖ "اضعاف" اضعافہ من الاکاذیب علینا الّتی نحن براء منھا فیتقبّلہ المستلمون من شیعتنا علی انّہ علومنا فضلّوا واضلّوا وھم اضرّ علی ضعفاء شیعتنا من جیش یزید علی الحسین علیہ السّلام واصحابہ فانّھم یسلبونھم الارواح والاموال وھٰؤلاء العلماء السوء الناصبون المتشبھون بانّھم لنا موالون ولاعدائنا معادون یدخلون الشّکّ والشّبھۃ علی ضعفاء شیعتنا فیضلّونھم ویمنعونھم عن تعد الحقّ المصیب)

(احتجاج طبرسی صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)۔

کہ منجملہ ہمارے فقہاء کے ایک قوم ناصبی بھی ہے جو بظاہر تو ہمارے فضائل کا انکار

نہیں کر سکتے اور ہماری قدح پر قادر نہیں ہیں مگر ہمارے بعض علوم صحیحہ پڑھ پڑھا لیتے ہیں۔ پھر ان علوم ظاہرہ کے وسیلہ سے ہمارے شیعوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور ہمارے منکروں کے پاس ہماری تنقیص شان کرتے ہیں یعنی فضائل میں تقصیر کرتے ہیں۔ پھر ان علوم صحیحہ میں دو گنے جھوٹ ملا لیتے ہیں جن سے ہم بری ہیں۔ ان کے جھوٹے علوم و احکام کے فتاووں کو ہمارے غریب شیعہ یہ سمجھ کر تسلیم کر لیتے ہیں کہ یہ ہمارے علوم ہیں۔ پس وہ فقہاء خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور ہمارے شیعوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ یعنی یہ مقصر ضال اور مضل ہیں اور ہمارے شیعوں پر یہ فقہا ناصبی لشکر یزید سے بھی زیادہ نقصان دہ اور بدتر ہیں۔ کیونکہ لشکر یزید نے ہماری جانیں اور ہمارے مال لوٹے لیکن ہمارے ایمان نہ لوٹ سکے مگر یہ علماء سو ناصبی جو بظاہر ہمارے دوستوں کے مشابہ ہیں اور ہمارے دشمنوں کے دشمن بنتے ہیں ہمارے ضعیف غریب بے علم شیعوں میں شکوک شبہات ڈالتے ہیں اور ان کا ایمان لوٹتے ہیں۔

مقصرین کے اعمال باطل ہیں

اس بارے میں امام علی نقی علیہ السّلام زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں :-

فالمقصر فی حقکم زاھق۔

کہ اے آلِ محمدؐ! تمہارے فضائل گھٹانے والے مقصر کے اعمال باطل ہیں۔۔۔
گویا فضائل آلِ محمدؐ میں تقصیر کرنیوالوں کا نماز روزہ بھی قبول نہیں بلکہ مردود ہے۔

مقصرین بقول امیرالمومنینؑ جہنمی ہیں

نہج البلاغہ ص۴۶ جلد ا، یہ ہے کہ والمقصر فی النار ہوی کہ مقصر سیدھا جہنم میں جا گرتا ہے اور عقائد و اعمال میں صحیح کوشش اور تیزی کرنے والے یقیناً نجات پائیں گے۔

سو مقصود یہ ہے کہ مقصرین فضائل آلِ محمدؐ میں تنقیص کر کے اپنے لئے جہنم کا ایندھن

مہیّا کر رہے ہیں جبکہ آلِ محمدؐ کے فضائل و مناقب کا جیسا حق ہے اس سے زبان قاصر و عاجز ہے۔ نہ ہم آلِ محمدؐ کے فضائل کی انتہا تک پہنچ سکتے اور نہ ہی ہم ان کو قابلِ احاطہ قرار دے سکتے ہیں ——— امام کی معرفت کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے :-

فمن ذا الّذی یبلغ معرفتہ الامام او یمکنہ اختیارہ ھیہات ھیہات ضلت العقول و تاھت الحلوم وحارت الالباب وحسرت العیون وتصاغرت العظماء و تحیّرت الحکماء وحسرت الخطباء وجھلت الاولیاء وعجزت الادباء و کلّت الشّعراء و عییت البلغاء عن وصف شان من شانہ و فضیلۃ من فضائلہ فاقرّت بالعجز والتّقصیر وکیف یوصف اوینعت بکنہہ ۔ (اصول کافی ص۲۰۱ جلد ۱) ۔

کون ہے جو معرفت تامّہ امام حاصل کر سکے یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہو گئی ہیں اور فہم و ادراک سرگشتہ و پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب لوگ عاجز آ گئے اور صاحبانِ بلاغت امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے ۔ اُنہوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہیوں کے قائل ہوئے ۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کے تمام اوصاف کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے ۔ (الشافی ترجمہ اصول کافی ص۲۳۲)

شانِ امام تو اس قدر ہے کہ نطق و بیان، تصوّر و خیال، کمیت و پیمانہ سے بہت زیادہ حساب شمار میں نہ آسکے، عقلوں کی انتہا ہو جائے مگر شانِ امام کی ابتدا ختم نہ ہو۔ مگر سبحان اللہ! یہ کام بھی مقصّرین نے کر دکھایا کہ ہم شانِ امام کو محیط کر دیتے ہیں ——— اور ایسا کرنا صریحاً ناصبیّت و وہابیّت کا کھلا اظہار ہے اور فتنۂ تقصیر کی ابتدا بھی اسی ناصبیّت پرستی کی وجہ سے ہوئی ہے ——— فتنۂ تقصیر کے اسباب میں مراۃ الانوار کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے :-

"یہ فتنہ تقصیر شیعیانِ حیدر کرّار میں مخالفین سے صحبت اور معاشرہ کی وجہ سے آیا ہے اور اکثر منسوب الی التّشیع وہ تھے جن پر حبِّ دنیا اور ریا غالب تھی معارف امامت ان پر منکشف نہ ہوئے تھے۔ مگر بہت قلیل لوگ ایسے تھے جو آئمہ طاہرین کے دقائق علائق کی اطلاع اور معرفت رکھتے تھے اور آئمہ طاہرین کے احوال کے حقائق کو پہچانتے تھے۔"

انشاءاللہ ہم آگے چل کر ان عقائد پر تفصیلی گفتگو کریں گے جن کا انکار مقصّرین کی جانب سے کیا گیا اور شیعہ عقائد تسلیم نہیں کیا گیا۔ ہم احادیث و فرامین اور آیاتِ قرآنیہ سے ان عقائدِ مزبورہ کو ثابت کریں گے۔

یہ مقصّر مُلّاں لوگ چاہتے ہیں کہ احکامِ ظاہرہ اور زہد خشک کا مظاہرہ کر کے حکمت و معارفِ باطنیہ کو نظر انداز کر دیا جائے تاکہ آلِ محمدؐ کے باطنی فضائل و کمالات روشن تر نہ ہوتے جائیں ——— فاتح المقصّرین حضرت مبلّغ اعظم مرحوم نے ان لوگوں کی اس پالیسی کو بہت پہلے محسوس کر لیا تھا اسی لئے وہ اس فتنہ کے خلاف دیوار بن گئے ———

حضرت مبلّغ اعظم اعلی اللہ مقامہ اپنی تالیفِ لطیف "ھدایۃ المستبصرین فی ردّ شبہات المقصّرین" کی ابتدا میں رقمطراز ہیں ———

"مومنین من اگرچہ از سی سال شیعہ ام و بمقابلہ اغیار خدمت آلِ اطہار میکنم مگر آنچہ قلّت حقائق و معارف باسرارِ دین بزہد خشک از عطائے ظاہر محسوس میکردم کہ زور بر احکام ظاہر میدادند و حکمت و مصارف باطنیہ و اخلاق حسنہ را نظر انداز میفرمودند و از فضائل باطنیۂ آلِ محمدؐ احتراز بلکہ اعراض می ورزیدند و عزائے امام مظلوم را بحیلہ و بہانہ در ضعف می انداختند حتّٰی کہ فتنۂ تقصیر را ہوا می دادند۔ بہ فہم قاصرم نمی آمد کہ این ہمہ برائے چیست حالانکہ بکتاب و سنّت و احادیث معصومین عترت علیہم السّلام ہر چیز ہویدا و پیدا بود از حقائق و معارف و لیکن علماء ظاہر اعتنا نمی کردند چنانچہ از مدّتِ مدید باین چنین علماء مقصّرین و ظاہرین قشرئین بر خاش می داشتم کہ انکار حقائق و حکمت چرا می کنند و از بیان فضائل باطنیہ

آلِ محمدؐ چین بجبیں چرا میشوند کہ نشانِ مردِ مومن است اذا تلیت علیھم آیاتنا زادتھم ایماناً کہ از بیانِ فضائل ایمان زیادے شود"

یعنی مومنین کرام! اگرچہ میں تیس سال سے شیعہ ہوں اور بمقابلہ اغیار مذہب آلِ اطہار کی خدمت بجالا رہا ہوں۔ مگر میں محسوس کرتا رہا کہ علماء ظاہر اپنے زہد خشک اور دین متین کے حقائق کی قلت کی وجہ سے احکام ظاہرہ پر زور دیتے ہیں۔ حکمت و معارفِ باطنیہ اور اخلاق حسنہ کو نظر انداز کرتے ہیں۔ آلِ محمدؐ کے فضائل باطنیہ سے نہ صرف احتراز بلکہ اعراض کرتے ہیں اور عزاداریٔ امام مظلوم کو مختلف حیلوں بہانوں سے ضعف میں ڈال رہے ہیں یہاں تک کہ فتنۂ تقصیر کو ہوا دے رہے ہیں۔ فہم قاصر میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر یہ سب کچھ کس لئے ہے؟

حالانکہ کتاب و سنّت اور احادیث معصومین علیہم السلام سے حقائق و معارف کی ہر چیز ظاہر و باہر اور روشن تھی۔ لیکن یہ علماء ظاہر اس جہت سے پیہم بے اعتنائی کرتے رہے۔ چنانچہ مدّت مدید سے ایسے علماء مقصّرین و ظاہرین و قشّرین سے مجھے ہمیشہ مناقشہ اور اختلاف رہا ہے کہ آخر یہ حقائق و حکمت کا انکار کیوں کرتے ہیں اور آلِ محمدؐ کے فضائلِ باطنیہ کے بیان سے یہ لوگ بے چین کیوں ہو جاتے ہیں! کیونکہ مردِ مومن نشانی تو یہی ہے کہ:۔

اذا تلیت علیھم آیاتنا زادتھم ایمانا۔ یعنی بیانِ فضائل سے ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے

اسی طرح مبلغ اعظمؒ صفحہ ۹۸ پر فرماتے ہیں:۔

اوّلاً۔ جملہ ظاہرین و قشّرین از حقیقت بے بہرہ اند در مسائل شست و شو عمر ہائے خود مے گذارند، بروحانیات ہیچ سروکارے نمی دارند، غایت المرام خمس خواری و سرداریٔ خود باشد حالانکہ صادق آلِ محمدؐ فرمودہ اند کہ رسالتمآبؐ فرمودند۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اذا رأیتم الرجل کثیر الصلوٰۃ وکثیر الصّیام فلا تباھوا بہ حتّٰی تنظروا کیف عقلہ۔ (اصول کافی صفحہ ۲۰ ج ۱ حدیث ۲۸)۔

یعنی اوّلاً جملہ ظاہرین وقشّرین حقیقت سے بے بہرہ ہیں اور مسائل شست وشو میں اپنی عمروں کو گذارتے ہیں۔ رُوحانیّت سے ان کا کوئی سروکار اور علاقہ نہیں ہے ان کا غایت المرام خمس خواری اور سرداری ہوتا ہے۔ حالانکہ صادق آلِ محمدؑ علیہ السّلام نے فرمایا کہ رسالتمآبؐ فرماتے ہیں:۔

"کہ جب تم کسی ایسے مرد کو دیکھو کہ نماز روزہ بہت زیادہ کرتا ہو تو اس پر فخر و مباہات نہ کرنا جب تک کہ تم اس کی عقل و فکر کا تجزیہ نہ کر لو کہ کس قسم کی ہے اور کتنی ہے۔"

فتنۂ تقصیر کا پس منظر

حضرات مومنین! ہمارے خطۂ پاک میں فتنۂ تقصیر کی رونمائی کو تقریباً بیس سال کا عرصہ گذر گیا ہے یعنی مُلّاں خالصی عراقی کے معتقدین شیعیانِ امیر المومنین علیہ السلام میں وہابیت پھیلا رہے ہیں اور اس حقیقت میں اس وہابیت پرستی کے پس منظر میں سعودی عرب کی فراوانی اور طغیانی مذہب کے آثار ہیں ورنہ مذہب شیعہ کجا اور وہابیت کجا؟ چنانچہ پاکستان میں فتنۂ تقصیر کا بانی مبانی مولوی محمد حسین ڈھکو ہے جو کہ خالصی مقصر کے نظریات کا ترجمان ہے۔ چنانچہ وہابیت کی ترویج عقائدِ شیعیت میں کرنے کے لئے موصوف نے ایک کتاب بنام "اصول الشریعہ" تحریر کی جو کہ مقصرین کے جملہ عقائد کا صحیفہ ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے مروّجہ و متداولہ شیعہ نظریات کی جس طرح دھجیاں بکھیری ہیں اور جس باغیانہ طرزِ تحریر سے آئمہ طاہرین کے فضائل میں تقصیر اور شان میں گستاخی کی ہے اس سے ہر صحیح العقیدہ شیعہ اثنا عشری کے دل اور عقائد کو زبردست دھچکا لگا ہے۔ مصنّف "اصول الشریعہ" نے جس طرح اس کتاب میں چودہ سو سالہ عقائد و نظریات

کو باطل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور جس طرح علماء حقہ کی توہین کی ہے جو کہ قرآن و احادیث سے مستدل طور پر عقائد شیعیت کی تبلیغ و ترویج میں کوشاں رہے وہ ایک المیہ اور موصوف کی اخلاقی کمزوریوں کی فی نفسہٖ ایک دلیل ہے۔ یہ تو ایک طے شدہ امر ہے کہ باطل نے بزعم خویش اپنے آپ کو حق جانا ہے مگر حق اپنی سچائی اور صداقت کی بدولت باطل کی اس خوش فہمی اور فریب دہی کے پردے چاک کر دیتا ہے۔ کیونکہ حق کے پاس دلائل وشواہد اور یقین و ایمان کی خصوصیات ہوتی ہیں جبکہ باطل صرف ہا و ہو یا بے یقینی اور عدم ایمان کی صفات سے مستلزم ہوتا ہے۔

کتاب پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف کتاب نے خود کو اور اپنے مخصوص نظریات کے حامی چند نام نہاد علماء کے علاوہ بے شمار جیّد اور معتبر علماء کرام کو دائرہ شیعیت ہی سے باہر قرار دینے کی بھر پور سعی کی ہے۔ حالانکہ جو نظریات اس کتاب میں ایجاد کئے گئے ہیں وہ حقیقت میں وہابیت کے بانیوں اور سرپرستوں کے عقائد ہیں۔

ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شیعی عقائد میں وہابیت کے جراثیم داخل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ روحانیت کی جگہ مادیت کی حقیقت کو اجاگر کرنے کی نامراد کوشش کی گئی ہے حالانکہ بے سود! باطل ایک مخصوص حلقہ باطل تو پیدا کر سکتا ہے مگر حق پر غالب نہیں آسکتا۔ اس لئے کہ مشیت ایزدی نے باطل کو مٹ جانے کے لئے اور حق کو سربلند رہنے کے لئے پیدا فرمایا ہے ——— ہاں کبھی کبھی ان حقیقتوں کے ثابت ہونے میں وقت کا تقدم و تاخر ہو جاتا ہے۔

عقائد مقصّرین پر منصفانہ تبصرہ

حضرات گرامی! ہم نے پچھلے صفحات پر مقصّرین کے عقائد کا نچوڑ یعنی ان کے دس عقائد رقم کر دیئے ہیں اور ساتھ ہی مستبصرین کے عقائد کا فرق اور اختلاف بھی تحریر کیا ہے ——— یہ نظریات و عقائد پاکستان میں بانی وہابیت مولوی محمد حسین ڈھکو کی تصنیف "اصول الشریعہ" سے

لئے گئے ہیں۔ یہ سب مقصّرین کے جملہ عقائد کا خلاصہ اور نمونہ ہے اس کی تشریح و توضیح میں جو کچھ درشانِ علیہم السّلام نقص و تقصیر بیان کی گئی ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے۔ منصفانہ غور فرمایا جائے کہ مذکورہ عقائد مقصّرین کا خلاصہ یہ ہے کہ آئمہ طاہرین کی اور ہماری نوع ایک ہے۔ من حیث الماھیت فوق البشر نہیں ہیں بلکہ خاک ہیں نور نہیں ہیں۔ یا علیؑ مدد کہنا کفر اور حرام ہے۔ نہ وہ علم غیب جانتے ہیں اور نہ ہی اللہ نے ان کو کوئی تصرّف و اختیار دیا ہے۔ کوئی طاقت اور استطاعت عطا نہیں کی۔ معجزہ ان کا ذاتی فعل نہیں نہ ظاہر نہ باطن معراج کی رات قاب قوسین میں حسب دعائے رسالت مآبؐ پہنچے نہیں، ان تمام عقائد وہابیت کے باوجود ہم وہابی نہیں یعنی ہم وہابی نظریے کی تبلیغ و ترویج میں اپنا تن من دھن سب کچھ صرف کریں گے مگر اس کے باوجود ہمیں وہابی نہ کہو بلکہ دھوکہ میں مارے جاؤ! اور تمہارا تمام ملک پنجاب اور اس کے تمام مومنین اور ذاکرین و واعظین "شیخی" ہیں۔ شیخ احمد احسائی اعلی اللہ مقامہٗ کا مذہب رکھتے ہیں لہٰذا شیخ کا نام نہ لو۔

مومنین و موقنین!

ہم نے آپ کے پیش نظر مولوی محمد حسین ڈھکو صاحب کے عقائد کا گوشوارہ پیش کر دیا ہے اور اس کے برعکس علماء مستبصرین کے عقائد بھی درج کر دیئے ہیں اور یہی عقائد و نظریات حضرت شیخ الاوحد اعلی اللہ مقامہٗ کے ہیں ۔۔۔ ڈھکو صاحب کی تحریر میں یہ تاثر بھی دیا گیا ہے کہ پچاس ساٹھ سال سے ہمارا تمام ملک شیخی ہے۔

اب مؤلف موصوف سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ اگر بخیال شما ہمارا تمام ملک شیخی ہے اور شیخی گمراہ ضال غالی اور مشرک ہوتے ہیں تو ہمارا پورا ملک مومنین و واعظین اور ذاکرین کیا ہوئے؟ کیا ان ہی مسائل کی بنا پر تم شیخیوں کو کافر و مشرک غالی بلکہ عیسائی تک کہہ رہے ہو کہ وہ آلِ محمدؐ کو نور مانتے ہیں، عالم الغیب مانتے ہیں، لعلم عطائی، حاضر و ناظر مانتے ہیں، شاہد اور شہید مانتے ہیں، اللہ کے اسماء کے مظاہر مانتے ہیں، عالم کے لئے علل اربعہ مانتے ہیں ۔۔۔۔۔ مومنین کرام! ذرا ان لوگوں سے یہ بھی پوچھئے کہ مذہب شیخی کا

ہمارے ملک آنا نیا تو نہ ہوا بلکہ ساٹھ سال سے ہمارا ملک شیخی ہے۔ علامہ عبدالعلی ہروی مولانا محمد سبطین، حافظ کفایت حسین، مولانا محمد بشیر اور حضرت مبلغ اعظم مولانا محمد اسمٰعیل اعلی اللہ مقامہم سب شیخی ہیں ——— جنہوں نے تمہارے عقائد کی ردّ میں کتابیں لکھی ہیں۔ اسی طرح مولانا مرزا یوسف حسین اور علامہ آغا ضمیر الحسن نجفی الرضوی مدظلہم العالی بھی شیخی ہیں جو کہ روز و شب تبلیغ مذہب اہل بیت میں مصروف رہتے ہیں اور تبلیغی و تحریری جہاد فرمایا ہوا ہے اور آج بھی وہابیت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔

ایک شُبہ کا اُزالہ

چونکہ آئمہ طاہرین علیہم السلام کے فضائل دو قسم کے ہیں ظاہری اور باطنی مثلاً ان کا امام مفترض الطاعۃ خلق اللہ فی الارض۔ معصوم مطاع، واجب الطاعت ولی اللہ اور خلیفۃ اللہ ہونا ظاہری فضائل ہیں، ان کا یہ لوگ ظاہری اقرار کرتے ہیں مگر باطنی فضائل یعنی عالم علم ماکان و مایکون ہونا مُردوں کو باذن اللہ زندہ کرنا اور اندھوں کو آنکھیں دینا، غیبی امداد کرنا، منظہر العجائب و غرائب ہونا اور حاضر و ناظر ہونا نہیں مانتے۔ جو اہل بیتؑ کے باطنی فضائل ہیں یعنی ان کو آلِ محمدؐ کی معرفتِ نُورانیہ نہیں۔ مومن ہیں مگر ممتحن اللہ قلبہ نہیں، شیعہ ہیں مگر مستبصر نہیں، قائل ہیں مگر عارف نہیں ——— بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ عالم ہو کر یہ لوگ ان حقائق سے غیر عارف کیسے رہ گئے تو اس کا جواب آسان ہے۔ حضور! آلِ محمد علیہم السلام کے فضائل باطنیہ کو سمجھنا ماننا اتنا آسان نہیں۔ ان کی حدیث صعب مستصعب ہے یعنی مشکل در مشکل جس کو سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل یا مومن امتحن اللہ قلبہ کے کون جان سکتا ہے؟ معصومین علیہم السلام نے اس کا جواب دیا ہے کہ خلافت آدم کے اعلان کو فرشتے نہ سمجھ سکے اور موسیٰ علیہ السلام صاحب توریت ہو کر وہ حقائق نہ جان سکے جو حضرت خضر علیہ السلام جانتے تھے۔ کیونکہ وہ

باطنی حقائق تھے۔ جب خلافتِ آدمؑ کے حقائق فرشتے نہ جان سکے۔ اِنّی اَعلمُ ما لا تعلمون کے مصداق ہوئے، اور موسیٰ علیہ السلام ولایتِ خضرؑ کے حقائق قتلِ غلام، غرقِ کشتی اور تعمیرِ دیوارِ یتامیٰ کا فلسفہ نہ سمجھ سکے تو مولوی محمد حسین ڈھکو، حافظ سیف اللہ اور ان کے ہمنوا امیر المومنین سرّ اللہ فی العالمین مشکلکشا مظہر العجائب و الغرائب کے حقائق سے غافل رہیں تو کوئی بڑی بات نہیں، یہ حقائق کتب سے نہیں ہیں، انشراحِ صدر، امتحان قلب الایمان سے کھلتے ہیں۔ کیونکہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ظاھری امامۃٌ و باطنی غیبٌ لا یُدرک، یعنی میرا ظاہر امامت ہے اور باطن ایسا غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا۔

حضراتِ مومنین معصومینؑ کی زیارات اور احادیث کی طرح رجوع کرو، ورنہ توفیق اور نجات سے محروم رہ جائے :۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ان کے وہی عذر بہانے ہیں جو وہابیت کے ہوا کرتے ہیں۔ ہم کب نہیں مانتے کیا نہیں جانتے۔ فقہ کی چند کتب پڑھ لینے سے آدمی علم باطن کا عارف نہیں بن جاتا۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

انّ اشقیٰ اشقیائکم من یکذّب بنا فی الباطن ممّا یخبر عنّا و یصدّقنا فی الظاھر۔ (بحار الانوار ص ۲۶۷ جلد ۷)۔

کہ تمہارا سب سے بدبخت وہ ہے جو ہماری باطن میں تکذیب کرے جو ہماری نسبت دیا جائے اور ظاہر میں تصدیق کرے۔ یہ لوگ مکذّب باطن اور مصداق فی الظاہر ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام ایک حدیث طویل میں فرماتے ہیں کہ "ہمارے وسیلہ سے ہی بارشیں نازل ہوتی ہیں اور ہمارے وسیلہ ہی سے رحمت نازل ہوتی

ہے ۔ ہمارے ہی وسیلہ سے لوگوں کے دُکھ درد دُور ہوتے ہیں ۔

پس جو کوئی ان فضائل کو سُن کر دل میں ہماری محبّت پائے وہ صراط مستقیم پہ ہے اور جو سُن کر بُغض اور انکار کرے وہ گمراہ ہے ؓ

شیعانِ حیدرِ کرّار کیلئے

خوشخبری

کراچی میں جامعہ امام جعفر صادقؑ کا قیام

زیر سرپرستی آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج میرزا حسن احقاقی مدظلہ

بیادگار: حضرت مبلغِ اعظم مولانا محمد اسماعیل مرحوم مغفور

جامعہ امام جعفر صادقؑ ——— شیعانِ حیدرِ کرّار کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ امام جعفر صادقؑ ——— حضرت مبلغِ اعظم قدس سرہٗ کی دیرینہ آرزو کی تکمیل

جامعہ امام جعفر صادقؑ ——— جیّد اور قابل اساتذہ سے مزیّن ایک قابل ترین ادارہ

جامعہ امام جعفر صادقؑ ——— شیعہ طلباء کے لئے اپنی طرز کا بے مثال ادارہ

جامعہ امام جعفر صادقؑ ——— محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل ظاہری و باطنی کا مروّج ادارہ

جامعہ امام جعفر صادقؑ ——— دینی تعلیم و تدریس میں تاریخ ساز کردار کا حامل

جامعہ امام جعفر صادقؑ ——— ملّت جعفریہ کے تشخص کا محافظ

رابطہ کیلئے: **جامعہ امام جعفر صادقؑ** ۹۹/ای بلاک نمبر ۲ گلشن اقبال کراچی